منگل 13 جون 2000ء

خطبہ نمبر 24

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 13- جون 2000ء - 9 ربیع الاول 1421 ہجری - 13 احسان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 132

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہوں سے پاکیزگی کی دعا

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تکبیر اور سورۃ فاتحہ کے درمیان یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح فاصلہ ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا گندگی سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف پانی اور اولوں سے دھو کر صاف کر دے۔ (صحیح بخاری کتاب الاذان باب مایقول بعد التکبیر حدیث نمبر 702)

سجدہ اور رکوع کی معمول کی دعاؤں کے علاوہ آنحضورؐ بہت کثرت سے دعائیں کیا کرتے تھے

نماز کے دوران اور بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

دعا کے ساتھ اسباب کو بھی کام میں لانا ضروری ہے اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9-جون 2000ء بمقام جرمنی کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

جرمنی 9-جون 2000ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جرمنی میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اس میں نماز کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں بیان فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے جرمنی سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا چونکہ آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا سالانہ اجتماع ہے لہذا خدام اس خطبہ کو توجہ سے سنیں اور نماز کی اہمیت کو ذہن نشین کر لیں کہ کس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھائی اور قدم قدم پر دعائیں سکھائی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اذان سننے کے بعد کی دعا سے آغاز فرمایا۔ پھر نماز کیلئے نکلتے وقت کی دعا بیان فرمائی۔ ایک حدیث میں جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر یہ دعا کی اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے جنت میں داخل ہو گا۔ یہ دروازے وضو کے مختلف مراحل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہر مرحلہ ٹھیک طرح انجام دینے والوں کے لئے ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ روحانی تمثیلات کا کلام ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ جنت کے باہر واقعی کوئی گیٹ لگے ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو دعا کرتے اے اللہ مجھے بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے مجھ پر کھول دے۔ جب باہر نکلتے تو دعا کرتے اے اللہ مجھے بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے مجھ پر کھول دے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا رحمت سے مراد روحانی برکات ہیں اور فضل سے مراد دنیاوی برکات کے دروازے ہیں جو روحانی برکات کے حصول کے بعد کھلتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت صاحب ایدہ اللہ نے تکبیر اور نماز کے دوران کی دعا، رکوع اور سجدہ کی دعا بیان فرمائی اور فرمایا کہ سجدہ اور رکوع کی معمول کی دعاؤں کے علاوہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور نیت کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے اے اللہ میری نماز اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے بعد لمبا توقف فرماتے اور طویل دعا پڑھتے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سجدہ کی دعا، رکوع کی دعا، سلام پھیرنے کے وقت کی دعا، قعدہ کی حالت کی دعا اور درود شریف بیان فرمایا۔ نماز کے بعد کی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابیؓ کو سکھائی اے اللہ میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کر سکوں، تیرا شکر کر سکوں اور اچھی طرح تیری عبادت کر سکوں۔ اس کے بعد سلام پھیرنے کے بعد کی دعا۔ رات کے وقت جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو دس دفعہ اللہ اکبر، دس دفعہ الحمد للہ، دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ لاالہ الا اللہ اور دس دفعہ استغفر اللہ پڑھتے۔ نماز کی بہت سی دعاؤں کے بیان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے تین ارشادات بیان فرمائے۔ جس میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا اخلاص سے خدا کو یاد کرنا چاہئے اور ادعیہ ماثورہ کے علاوہ اور دوسری دعائیں بہت مانگو۔ ہر ایک حالت میں خدا کی طرف رجوع ہو۔ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار ہے کہ دینے والا صرف خدا ہے۔ اس کے علاوہ دعا کے ساتھ اسباب کو کام میں لانا بھی ضروری ہے۔ یہ خدا کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے اور اسباب کی توفیق بھی دعا ہی سے ملتی ہے۔

تحریک داخلہ جامعہ احمدیہ

○ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں تحریر ہے کہ:-

1- امیدوار کے لئے فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے۔ تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا۔ جس کے بعد امتحان ہو گا۔ اور Apptitude Test ہو گا۔ اس میں کامیابی کی بناء پر امیدواروں کا داخلہ کنفرم ہو گا۔ تھرڈ ڈویژن حاصل کرنے والے درخواست نہ دیں۔

2- امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری اور زبانی امتحان میں پاس ہو۔

3- قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

4- مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

5- میٹرک پاس امیدوار کی عمر کی حد 17 سال اور ایف اے / ایف ایس سی پاس کے لئے 19 سال ہو گی۔

6- امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو۔ (تفصیلی طبی معائنہ انٹرویو کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو گا)۔

امراء و صدر صاحبان۔ مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ مہربانی آپ اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ اس سلسلہ میں خطبات جمعہ اور دیگر ذرائع سے جماعت کے ذہین۔ ہونہار۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں اور اپنی مساعی سے دفتر ہذا کو بھی مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

نوٹ:- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو مورخہ 19- اگست 2000ء بروز ہفتہ بوقت 7 بجے صبح ہو گا۔

امیدواران قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

میں امید رکھتا ہوں کہ سب دنیا میں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خطبہ الہامیہ کی برکت سے جو ان دنوں میں نازل ہوئی تھی آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی

سو سال قبل 11-اپریل 1900ء کو ظاہر ہونے والے خطبہ الہامیہ کے عظیم الشان علمی معجزہ اور نہایت مبارک نشان کی دلچسپ اور ایمان افروز تفصیلات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 24 مارچ 2000ء بمطابق 24-امان 1379ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ آل عمران آیت 160 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس آیت کی تلاوت میں نے اس لئے کی ہے کہ آجکل جو مارچ اپریل کا موسم ہے اس میں جماعت احمدیہ عالمگیر میں کثرت سے مجالس شوریٰ منعقد کی جاتی ہیں۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے تاخیر سے بھی کرتے ہیں مگر یہ وہ موسم ہے جس میں اکثر مجالس شوریٰ کا انعقاد ہوتا ہے اور یہ جو ادارہ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب دنیا میں مستحکم ہو چکا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ہماری کوشش ہے کہ بڑے بڑے ملکوں کے علاوہ چھوٹے ملکوں میں بھی نظام شوریٰ قائم کیا جائے کیونکہ یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت تھی کہ آپ مشورہ کیا کرتے تھے حالانکہ اگر انسانوں میں سے کسی کو سب سے کم مشورے کی ضرورت ہے تو وہ آنحضرت ﷺ کو تھی کیونکہ خدا آپ کا نگہبان تھا' خدا آپ کی ہدایت فرمایا کرتا تھا اور اس کے باوجود مشورہ کرنا آپ کی سنت تھی جسے کبھی بھی آپ نے ترک نہیں کیا۔ تو عملاً مجالس شوریٰ کا انعقاد اس زمانے میں تو تقریباً ہر روز ہی ہوا کرتا تھا یعنی جس سے بھی رسول اللہ ﷺ پسند فرماتے اس سے مشورہ کر لیا کرتے تھے۔ اس کو باقاعدہ انسٹی ٹیوٹ بنا کر جماعت احمدیہ میں رائج کیا گیا ہے اور مرکزی بات جو بنیادی بات ہے وہ میں یہ بتانی چاہتا ہوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ مشورہ تو کرنا ہے اس لئے کہ تیری بات' تیرے وجود' تیری ہر چیز سے یہ محبت کرتے ہیں اور تیرا بہت نرم دل ہے اور تیری طرف جھکے رہتے ہیں تو مشورہ سے ان کو ایمانی تقویت نصیب ہوتی ہے لیکن فیصلہ تو نے کرنا ہے۔ مشورہ جو بھی ہے اس سے قطع نظر کہ وہ کیا مشورہ ہے آخری فیصلہ تیرا ہے۔ پس صلح حدیبیہ کے موقع پر دیکھئے کہ تمام صحابہ کا ایک ہی مشورہ تھا کہ چاہے قتل و غارت کرنا پڑے' اپنے خون سے ہولی کھیلنی پڑے لیکن ہم ضرور خانہ کعبہ حج پر جائیں گے اور آپ کی رؤیا پوری ہوگی جس میں کسی سال کا کوئی ذکر نہیں تھا مگر صحابہ نے یہی سمجھا کہ اسی سال یہ رؤیا پوری ہونی ہے۔ اس وقت بھی حضور اکرم ﷺ نے تمام صحابہ کا مشورہ ترک فرما دیا' نظر انداز فرما دیا اور اس میں کوئی بھی استثناء نہیں تھا (-) جب عزم کر لیا تو پھر اللہ پر ہی توکل کے نتیجے میں صلح حدیبیہ سے ہی پھر آئندہ ساری فتوحات کی بنیاد ڈالی گئی اور عظیم الشان صلح کی شرائط تھیں جس نے اگلے زمانے کی گویا کایا پلٹ دی۔

تو اس پہلو سے میں سب شوریٰ میں شامل لوگوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ مجلس شوریٰ میں جو فیصلے ہوتے ہیں ان میں فیصلوں سے زیادہ لفظ مشورے کا اطلاق ہونا چاہئے جو مجلس شوریٰ کی جان ہے۔ فیصلہ ہوتا ہی کوئی نہیں۔ مشورے ہوتے ہیں اور جو کثرت رائے سے مشورے ہوں ان کو پھر امیر کی معرفت خلیفۃ المسیح کے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے اور پھر وہاں فیصلہ ہوتا ہے۔ پس آپ بھی اس طریقے کو چمٹے رہیں کیونکہ اسی میں برکت ہے اسی میں جماعت کی زندگی کا راز ہے۔ مجلس شوریٰ ایک بہت بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا جو خدا تعالیٰ نے یہ نظام ہمارے اندر جاری فرما کے ہمیں ایک ہاتھ پر باندھ دیا۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ ہر جگہ مشورے کریں گے اور توکل اللہ پر ہی کریں گے۔ جب فیصلہ جماعت کی طرف سے کیا جائے تو پھر توکل کا مقام ہے اور خدا تعالیٰ کبھی بھی اس توکل کو ضائع نہیں فرماتا۔

شوریٰ کے متعلق اس مختصر بلکہ نہایت مختصر خطبہ کے بعد اب میں خطبہ الہامیہ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی تحریرات اور بعض (رفقاء) کی روایات وغیرہ سے استفادہ کرتے ہوئے آپ کے سامنے اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالتا ہوں۔ کچھ دیر سے مطالبے ہو رہے ہیں' کیونکہ یہ وہی سال ہے جس سال میں خطبہ الہامیہ ہوا تھا اس لئے بار بار لوگ مطالبہ کر رہے تھے کہ اس کی اینیورسری (Anniversary) منائی جائے تو میں اس بات کو رد کرتا رہا کہ اینیورسری (Anniversary) کس کس کی منائیں گے۔ یہ سارا عرصہ ہی حضرت مسیح موعود (-) کے کسی نہ کسی نشان کے پورا ہونے کا عرصہ ہے تو ہر روز تو اینیورسری (Anniversary) نہیں منائی جا سکتی لیکن چونکہ مطالبہ زیادہ تھا اور میں نے بھی سوچا کہ اب نئی نسل ہے ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ خطبہ الہامیہ کیا واقعہ ہے۔ پس منظر کیا ہے اور کتنا عظیم الشان نشان ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے ہاتھ پر جاری فرمایا یا زبان پر جاری فرمایا۔

اب میں کچھ تحریرات پڑھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود (-) کی تحریرات سے جو مضمون ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ "11-اپریل 1900ء" اب یہ بھی وہ آجکل کے دن ہی ہیں "عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو' تمہیں قوت دی گئی ہے اور نیز یہ الہام ہوا (-) یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔ چنانچہ اس الہام کو اسی وقت اخویم مولوی عبدالکریم صاحب اور اخویم حکیم مولوی نورالدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے" یہاں (-) نہیں لکھا ہوا لیکن بہرحال (رفیق)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے اور حضرت مسیح موعود کے ایک الہام سے پتہ چلتا ہے آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ تم بھی کبھی نیک ارادے رکھتے تھے تو میں سمجھتا ہوں (۔) کا اطلاق تو بہر حال کرنا پڑے گا۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے" اور ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اور ماسٹر شیر علی صاحب اور حافظ عبدالعلی صاحب اور بہت سے دوستوں کو اطلاع دی گئی تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہو گی بعض روایات میں تین سو کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ سبحان اللہ اسوقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا۔ چنانچہ تمام فقرات چھپے ہوئے موجود ہیں جن کا نام خطبہ الہامیہ ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ کیا کسی انسان کی طاقت ہے کہ اتنی لمبی تقریر بغیر سوچے سمجھے اور فکر کے عربی زبان میں کھڑے ہو کر محض زبانی طور پر فی البدیہہ بیان کر سکے۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔"

(حقیقتہ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 375، 376)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود (۔) اسی تعلق میں فرماتے ہیں:۔ "عید اضحیٰ کی صبح کو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی میں بولو۔ چنانچہ بہت احباب کو اس بات کی اطلاع دی گئی اور اس سے پہلے میں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی لیکن اس دن میں عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ فصیح پر معانی کلام عربی میں میری زبان پر جاری کیا جو کتاب خطبہ الہامیہ میں درج ہے۔ وہ کئی جزو کی تقریر ہے جو ایک ہی وقت میں کھڑا ہو کر زبانی فی البدیہہ کہی گئی اور خدا نے اپنے الہام میں اس کا نام نشان رکھا کیونکہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قوت سے ظہور میں آئی۔ میں ہرگز یقین نہیں مانتا کہ کوئی فصیح اور اہل علم اور ادیب عربی بھی زبانی طور پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکے۔"

(نزول المسیح ص 210 تذکرہ ص 348)

اس خطبے سے متعلق حضرت مسیح موعود (۔) نے میاں عبداللہ سنوری کی مندرجہ ذیل خواب بھی تحریر فرمائی ہے۔ "میاں عبداللہ سنوری (۔) کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ جلسہ کی بابت اس طرف کی خبر دو کیا کہتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا کہ اوپر بڑی دھوم مچ رہی ہے۔" "یہ خواب بعینہ سید امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا اس وقت جناب (۔) جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبے کو سن رہے ہیں۔ یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت ہوئی بطور کشف اس جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا۔"

(تذکرہ حاشیہ ص 357-358)

اب حضرت مسیح موعود (۔) کے بعض (رفقاء) کی روایات میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ کہیں مضمون کی تکرار بھی ہو گئی ہے لیکن وہ کوشش کے باوجود دور نہیں کی جا سکتی تھی اس لئے وہ بار بار ایک ہی بات اگر سمجھائی جائے۔ تو حرج نہیں سمجھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔

روایت حضرت مولوی شیر علی صاحب (۔)۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب (۔) نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ 1900ء میں یا اس کے قریب عیدالاضحیٰ سے ایک دن پہلے حضرت مسیح موعود (۔) نے حضرت مولوی نور الدین صاحب کو لکھا کہ جتنے دوست یہاں موجود ہیں ان کے نام لکھ کر بھیج دو تا میں ان کے لئے دعا کروں۔ حضرت مولوی صاحب نے سب کو ایک جگہ جہاں آج کل مدرسہ احمدیہ ہے اور اس وقت ہائی سکول تھا جمع کیا اور ایک کاغذ پر سب کے نام لکھوائے اور حضرت مسیح موعود (۔) کی خدمت میں بھیج دیئے۔ حضرت مسیح موعود (۔) سارا دن اپنے کمرہ میں دروازے بند کر کے دعا فرماتے رہے' صبح عید کا دن تھا۔"

دعا کا یہاں فرماتے رہے لکھا ہوا ہے لیکن جس نے بھی حضرت مسیح موعود (۔) کا ذکر کیا ہے اپنی طرف سے حضور کی عزت کی وجہ سے فرمایا ہے ورنہ حضرت اقدس مسیح موعود (۔) نے دعا کے ساتھ کہیں بھی لفظ فرمانا استعمال نہیں فرمایا بلکہ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا بھی جب ذکر کیا ہے تو دعائیں کی ہیں آپ نے۔ یعنی حضور حضرت مسیح موعود (۔) کے الفاظ میں رسول اللہ ﷺ نے خدا کے حضور دعا فرمائی نہیں۔ تو کئی لوگ غلطی سے مجھے بھی لکھ دیتے ہیں تو یہ جائے ادب ہے کہ دعا کے لئے فرمانے کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

"صبح عید کا دن تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے الہام ہوا ہے کہ اس موقع پر عربی میں کچھ کلمات کہو۔ اس لئے حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اس وقت قلم دوات لے کر موجود ہوں اور جو کچھ میں عربی میں کہوں لکھتے جائیں۔ آپ نے نماز عید کے بعد خطبہ خود پہلے اردو میں پڑھا۔ (بیت) اقصیٰ کے پرانے صحن میں دروازے سے کچھ فاصلہ پر ایک کرسی پر تشریف رکھتے تھے۔ حضور کے اردو خطبہ کے بعد حضرت مولوی صاحبان حسب ارشاد حضرت مسیح موعود (۔) آپ کے بائیں طرف کچھ فاصلے پر کاغذ اور قلم دوات لے کر بیٹھ گئے اور حضور نے عربی میں خطبہ پڑھنا شروع فرمایا۔ اس عربی خطبے کے وقت آپ کی حالت اور آواز میں تغیر نظر آتا تھا۔ ہر ایک عربی فقرہ جو آپ بولتے تھے اس میں آخر میں آپ کی آواز بہت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔ تقریر کے وقت آپ کی آنکھیں بند ہوتی تھیں۔ تقریر کے دوران میں ایک دفعہ حضور نے حضرت مولوی صاحبان کو فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد میں میں خود بھی نہ بتا سکوں۔ اس وقت ایک عجیب عالم تھا جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ خطبہ حضور کی کتاب "خطبہ الہامیہ" کی ابتداء میں چھپا ہوا ہے۔ آپ نے نہایت اہتمام سے اس کو کاتب سے لکھوایا اور فارسی اور اردو میں ترجمہ بھی خود کیا۔ اس خطبہ پر اعراب بھی لگوائے اور آپ نے فرمایا کہ جیسا جیسا کلام اترتا گیا میں بولتا گیا۔ جب یہ سلسلہ بند ہو گیا تو میں نے بھی تقریر کو ختم کر دیا۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 90، 91)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی (۔) بیان کرتے ہیں:۔ "حضور نے کھڑے ہو کر یا عباداللہ کے الفاظ سے فی البدیہہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ نے ابھی چند فقرے کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم و بیش دو سو تھی وجد کی ایک کیفیت طاری ہو گئی محویت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ خطبے کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہو گیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے۔"

(روایات (رفقاء) جلد 13 ص 385، 386)

روایت حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب جب حضرت مسیح موعود (۔) نے عید اضحیٰ کے موقع پر خطبہ الہامیہ پڑھا تو میں قادیان میں ہی تھا۔ حضرت صاحب (بیت) مبارک کی پرانی سیڑھیوں کے راستہ سے نیچے اترے۔ آگے میں انتظار میں موجود تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ بہت بشاش تھے اور چہرہ مسرت سے دمک رہا تھا۔ پھر آپ بڑی (بیت) کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں نماز کے بعد خطبہ شروع فرمایا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب کو خطبہ لکھنے پر مقرر کر دیا۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب اس خیال سے کہ لکھنے والے پیچھے نہ رہ جائیں، بہت تیز تیز نہیں بولتے تھے بلکہ بعض اوقات لکھنے والوں کی سہولت کے لئے ذرا رک جاتے تھے اور اپنا فقرہ دہرا دیتے تھے۔ اور میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک وقت آپ نے لکھنے والوں سے یہ بھی فرمایا کہ جلدی لکھو۔ یہ وقت پھر نہیں رہے گا۔ اور بعض اوقات آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ مثلاً یہ لفظ "ص" سے لکھو یا "س" سے لکھو۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص 163)

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی یہ روایت میں (رفقاء) کی روایات میں سے آخر پر رکھتا ہوں۔ الحکم میں آپ نے لکھا "چونکہ یہ خطبہ (۔) لانظیر نشان ہے جو ہماری آنکھ کے سامنے بلکہ ایک عظیم الشان گروہ کے سامنے پورا ہوا۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ یہ زبردست نشان فی الحقیقت ایک اعجاز تھا۔..... ہماری زبان قلم میں طاقت نہیں کہ آپ کے لب ولہجہ کی تصویر الفاظ میں کھینچ سکے۔ الفاظ میں ایک برقی اثر تھا جو اندر ہی اندر طبیعت کے مواد ردیہ کو زائل کر رہا تھا۔ شکل وصورت اور زبان سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں ہے اور اس کی زبان اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ نیم باز آنکھیں بتلا رہی تھیں کہ اس سکر کی سی حالت طاری ہے۔ حضرت اقدس (۔) کھڑے ہوئے تھے چند عربی فقرات بولنے کے واسطے جو گویا ارشاد الٰہی کی تعمیل تھی لیکن کوئی دو گھنٹے تک ایک وسیع اور فصیح خطبہ جو حقائق و معارف سے پر تھا تہذیب نفس اور اصلاح روح کے لئے ایک نسخہ شفابخش تھا۔ جس قدر معرفت کے دقیق راز اس خطبے میں بیان کئے گئے واللہ باللہ ایسے تھے کہ نہ کبھی اس سے پیشتر کان آشنا تھے اور نہ آنکھ سے کسی کو بیان کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ حضرت اقدس نے اثناء خطبہ میں یہ بھی فرمایا کہ اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق یہ عظیم الشان نشان پورا ہوا۔"

(الحکم یکم مئی 1900ء)

حضرت مسیح موعود (۔) نماز عید سے فراغت کے بعد خطبہ کے لئے (بیت) کے درمیانی دروازے میں کھڑے ہوئے اور پہلے اردو میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کے جو اردو میں ارشاد فرمایا تھا اہم نکات یہ ہیں:۔

یہ ایک سر کی بات ہے کہ یہ عید ایک ایسے مہینے میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ اس کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (۔) سے بہت مناسبت ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمانے کے نبی تھے اور آپ کا وجود باجود اور وقت بعینہ گویا عید اضحیٰ کا وقت تھا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ یہ قربانی کا مہینہ ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس قربانی کا بیج بویا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔

حضور نے پھر فرمایا:۔ "دیکھو اور غور سے سنو! یہ صرف (دین) ہی ہے جو اپنے اندر برکات رکھتا ہے اور انسان کو مایوس اور نامراد نہیں ہونے دیتا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں اس کی برکات اور زندگی اور صداقت کے لئے نمونہ کے طور پر کھڑا ہوں۔"

اردو میں خطبہ کے آخر میں جماعت کو باہمی اخوت کی نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا "میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو اور دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو..... ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے۔ اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔"

پس یہ جو کبھی کبھی خبریں ملتی ہیں ارتداد کی 'خشک ٹہنیاں ہی ہیں جو کاٹی جاتی ہیں۔ یہاں کی خشک ٹہنیاں جن کو ردی کے طور پر پھینک دیا جاتا ہے وہ (۔) لوگ اپنے باغوں میں سجا لیتے ہیں تو کتنا فرق ہے زمین و آسمان کا۔ حضرت مسیح موعود (۔) کے باغ کا 'پُر بہار باغ کا اور ان (۔) کے باغوں کا۔

اردو میں خطبہ دینے کے بعد حضرت مسیح موعود نے فرمایا: "میں اب چند فقرے عربی میں سناؤں گا جو مجھے خدا تعالیٰ نے مجمع میں کچھ عربی فقرے بولنے کا حکم دیا تھا۔ پہلے میں نے خیال کیا کہ شاید کوئی اور مجمع ہو گا جس میں یہ خدا کی بات پوری ہو گی مگر خدا تعالیٰ مولوی عبدالکریم صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے تحریک کی اور اس تحریک سے زبردست قوت دل میں پیدا ہوئی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور نشان آج پورا ہو۔"

جب حضرت اقدس خطبہ پڑھنے کے لئے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (۔) اور حضرت مولوی نورالدین صاحب (۔) کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبے کو لکھیں۔ جب حضرات مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو حضور نے یا عباد اللہ کے الفاظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا۔ اثنائے خطبہ میں حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا: "اب لکھ لو پھر یہ الفاظ چلے جاتے ہیں۔"

جب حضرت اقدس (۔) خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب (۔) اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں حضرت اقدس نے فرمایا: "اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔ الحمد للہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہوگئیں۔" ابھی مولانا عبدالکریم صاحب (۔) ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے۔ حضور (۔) کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا "ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ "مبارک۔" یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔"

(ملفوظات جلد 2 ص 29، 31)

اب میں آخر پر اس کے ترجمہ میں سے چار خصوصی حصے آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں۔ پہلا "اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں جو کہ بقرعید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ ان قربانیوں میں عقل مندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے کیا جاتا ہے اور اسی طرح زمانہ (دین) کی ابتداء سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے۔ اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو ان قربانیوں پر سبقت ہے جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے۔ اور ان قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے یہاں تک کہ اگر ان کے خون جمع کئے جائیں اور ان کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ان کاموں میں شمار کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اس سوار کی طرح سمجھے گئے ہیں جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو' جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو۔ اور اس وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا ہے......"

پھر فرماتے ہیں:۔ "امت محمدیہ میں جس قدر قربانیاں کی جاتی ہیں اس کی مثال کسی دوسرے مذہب یا امت میں نہیں ملتی۔ دین (-) میں اسے ان کاموں میں شمار کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں۔ ہر مومن اور مومنہ جو خدائے ودود کی رضا کا طالب ہے اس پر واجب ہے کہ قربانی کی حقیقت کو سمجھے اور اس حقیقت کو اپنے نفس میں داخل کرے اور اپنی ساری عقل اور پرہیزگاری کی روح سے قربانی کی روح کو ادا کرے۔ یہ وہ درجہ ہے جہاں سالکوں کا سلوک انتہاپذیر ہوتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے الوہی صفات کے رنگ سے رنگ دیا جاتا ہے اور اسے نبیوں' صدیقوں اور اہل علم کا وارث بنایا جاتا ہے اور اسے درایت' ولایت اور اولین کا علم اور سابقین کی معرفت عطا ہوتی ہے......

چنانچہ خدا جو اصدق الصادقین ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کے لئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے۔ پس دیکھ کہ کیونکر نسک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے۔ اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پس اے عقل مندو! اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدق دل سے اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی۔ پس تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا۔ اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے جو پرہیزگاروں کا امام' اور انبیاء کا خاتم ہے اشارہ کیا اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے۔ تحقیق قربانیاں وہ سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں۔

یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں اور آنجناب نے ان الفاظ میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ جو موتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے۔ پس افسوس اور کمال افسوس ہے کہ اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے۔"

(ترجمہ خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 ص 31 تا 45)

پس اس اندھیری رات کے وقت اور تند ہوا کی تاریکی کے وقت خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو' سو میں وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندۂ مدد یافتہ ہوں (-)۔ اور میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے قطع نظر اس کے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے۔

اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔ اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو۔ اور یہ کوئی فخر نہیں مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں۔ اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے (-) پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو نا امیدی کے درجہ تک مت پہنچاؤ۔ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے خدا کے غصہ کو بھڑکایا ہے۔ پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا اور عہد کو توڑا اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا۔

اور میں بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں تا میرا خدا میرے ذریعے بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے۔ یعنی شر کا دور کرنا اور بھلائی کا پہنچانا کیونکہ زمانہ کو اس بات کی حاجت تھی کہ اس بدی کو دور کیا جائے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اس نیکی کو بلند کیا جائے جو جاتی رہی تھی۔ اس لئے خدا کی عنایت نے چاہا کہ زمانے کو وہ چیز دی جاوے جسے وہ اپنی زبان حال سے مانگتا ہے اور مردوں اور عورتوں پر رحم کیا جائے۔ پس مجھ کو (-) بنایا تا کہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو دور فرماوے اور مجھ کو (-) بنایا تا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری کے میل سے پاک کرے۔

پس میں زرد رنگ کے دو لباسوں میں آیا ہوں جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی طرف سے ہے تاکہ میں اس شرک کی بدی کو نابود کر دوں جو گمراہوں کے عقائد میں موج مار رہی ہے (-) تاکہ میں اس کے ذریعہ سے توحید کی نیکی کو جو زبانوں اور دلوں اور باتوں اور کاموں سے جاتی رہی ہے واپس لاؤں اور اس کے ذریعہ سے دینداری کے امر کو قائم کروں۔ اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں فساد اور الحاد اور گمراہ کرنے والے ان سؤروں کو ماروں۔

(ترجمہ خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 ص 50 تا 57)

تیسرا حصہ ترجمے کا یہ ہے۔ سارے ترجمہ کا تو وقت نہیں تھا یہ دو گھنٹے کے قریب مضمون ہے اس لئے چند حصے چن چن کے آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں جو بنیادی نکتے ہیں۔

فرمایا: "پس تم کو خوشخبری ہو کہ تمہارے پاس (-) آیا اور قادر نے اس کو مسح کیا اور فصیح کلام اس کو عطا کیا گیا اور تم کو اس فرقے سے بچاتا ہے جو گمراہ کرنے کے لئے زمین پر سیر کرتا ہے اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ہر ایک شبہ کو دور فرماتا ہے۔ اور تم کو مبارک ہو کیونکہ مہدی معہود تمہارے پاس آ پہنچا اور اس کے پاس بہت سامال و متاع ہے جو تہ بہ تہ رکھا ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ وہ مال جو تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے پھر تمہاری طرف لوٹ آئے اور وہ اقبال جو جیتے جی قبر میں ہے پھر قبر سے نکلے۔ یہ وہ بات نہیں کہ جھوٹ بنالی جائے بلکہ خدا کا نور ہے جو اپنے ساتھ بڑے بڑے نشان رکھتا ہے۔ (-) اور سچ مچ میرا رب میرے ساتھ ہے میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک۔"

(ترجمہ خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 ص 59-61)

چوتھا اقتباس جو آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے چنا گیا ہے وہ یہ ہے۔ "کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی (دین) کے مہینوں میں سے آخری ہے اور دونوں ختم ہونے کے قریب ہیں۔ اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اور اس آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے۔ اور اس کا نمونہ زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں گزر چکا ہے۔ اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو! اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں۔ پس اس حقیقت کو سمجھ لو اور تم (-) اور اس بات کے اہل ہو کہ اس حقیقت کو سمجھو۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ (۔) کے مہینے قربانی کے مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے ایک پوشیدہ اشارہ ہے۔

(-) اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ (۔) پس خدا سے ڈرو اے جوانمردو! اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر مت مرو۔"

(ترجمہ خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 ص 68-70)

یہ وہ خطبہ الہامیہ کے ترجمہ کے چند اقتباسات ہیں جو میں نے اختیار کئے ہیں اور یہ یاد رکھنا چاہئے جماعت کو کہ عین موقع پر ہمارے لئے اس میں بہت بڑا پیغام ہے کہ تمام دنیا میں اپنی قربانیوں کے ثمرے بھی کھاؤ اور قربانیاں بھی پیش کرتے چلے جاؤ۔ جو جانی قربانی ہم پیش کرتے ہیں وہ اس سے بہت اعلیٰ ہے جو جسمانی قربانی بکروں اور گائیوں اور بھیڑوں اور اونٹوں کی صورت میں کی جاتی ہے۔ دراصل ہم ان کی گردن پر چھری نہیں پھیرتے بلکہ اپنی نفسانیت کی گردن پر چھریاں پھیرتے ہیں۔

پس یہ ایک ایسا پہلو ہے جس کی وجہ سے جیسا کہ حضرت مسیح موعود (۔) نے فرمایا ہے گویا ان قربانیوں پر سوار خدا کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ سب دنیا میں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خطبہ الہامیہ کی برکت سے جو ان دنوں میں نازل ہوئی تھی آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی اور انہی قربانیوں پر سفر کرے گی جن قربانیوں کو ذبح کرے گی۔ نفس کی قربانی کو پیش نظر رکھو، نفس کو قربان کرو تو پھر خدا کا قرب نصیب ہوگا۔ اگر نفس قربان نہ کیا جائے تو جانوروں کی قربانی کوئی بھی اہمیت نہیں رکھتی اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 5 مئی 2000ء)

احسان اللہ دانش صاحب

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب قوم کائستھ کے تھے آپ 1870ء کو ضلع میرٹھ (اترپردیش) کے ایک قصبہ سرادہ میں پیدا ہوئے۔ لالہ دنی چند جو کہ آپ سے چودہ پشت قبل کے ایک ہندو تھے نے پہلی مرتبہ اسلام قبول کیا۔

(رفقائے احمد جلد دہم ص 48 الناشر رفقائے احمد بک ڈپو قادیان دسمبر 1985ء)

حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب ان چنیدہ احباب میں سے تھے جن کے اسماء حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں بطور "مخلص دوست" درج کرتے ہوئے ان خوش نصیبوں کے حق میں یہ دعا کی ہے۔

اے میرے قادر خدا! میرے اس ظن کو جو میں اپنے ان دوستوں کی نسبت رکھتا ہوں سچا کر کے مجھے دکھا اور ان کے دلوں میں تقویٰ کی سبز شاخیں جو اعمال صالحہ کے میووں سے لدی ہوئی ہیں۔ پیدا کر ان کی کمزوری کو دور فرما اور ان کا سب کسل دور کردے اور ان کے دلوں میں اپنی عظمت قائم کر اور ان میں اور ان کے نفسوں میں دوری ڈال اور ایسا کر کہ وہ تجھ میں ہو کر ہر حرکت اور سکون کریں۔

(روحانی خزائن جلد 3 ص 545)

عہد طفولیت اور تعلیمی حالات

اس وقت کے رواج کے مطابق شرفاء کے بچوں کے لئے گھر پر ہی تعلیم کا انتظام ہوتا تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر میں ہی حاصل کرنے کے بعد اپنے بڑے بھائی کے ساتھ حفظ قرآن شروع کیا اور ساتھ ہی مروجہ علم فارسی اور عربی کی تعلیم بھی حاصل کرتے تھے۔ ابھی سات ہی پارے حفظ کئے تھے کہ آپ کے تایا نے آپ کو اپنے پاس بلوا کر مدرسہ میں داخل کروا دیا تاکہ علوم انگریزی میں بھی دسترس حاصل ہو جائے۔

آپ ایک بہت ہونہار طالب علم تھے میٹرک تک تعلیم حاصل کی جو کہ اس زمانہ کے لحاظ سے اچھی معیاری تعلیم تھی۔

(رفقائے احمد جلد دہم ص 30 تا 35 ملخص)

حضرت مسیح موعود سے تعارف

آپ کے تایا جن کا نام حاجی محمد ولی صاحب تھا اور جنہوں نے آپکی تربیت کی تھی انہوں نے غالباً 1884ء میں پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود کا اشتہار براہین احمدیہ کے متعلق پڑھ کر حضور سے تعارف حاصل کیا اور خط و کتابت کے ذریعے حضور سے رابطہ رکھا۔ آپ حضور کی کتاب کے خریدار تھے مگر چہار حصص کی تکمیل کے بعد جب حضرت صاحب نے پانچواں حصہ غیر معینہ التوا میں ڈال دیا تو آپ پر بھی ابتلا آیا مگر بعد میں معافی مانگ لی۔ انہی کی وساطت سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کپورتھلہ کی بنیاد رکھی۔ کیونکہ آپ ہی کے ذریعے اس جماعت کو حضرت مسیح موعود کا تعارف حاصل ہوا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے بھی حاجی صاحب کو براہین سناتے ہوئے اس نعمت کو پایا۔ حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب بھی حاجی صاحب کی وساطت سے ہی حضرت اقدس سے متعارف ہوئے۔

(تفصیل دیکھیں اصحاب احمد جلد دہم ص 65)

حضرت منشی صاحب کا بیعت کرنا

آپ نے حضور سے بذریعہ خط و کتابت نور ایمان حاصل کرنا شروع کیا تو صداقت حضرت مسیح موعود دل میں گھر کر گئی۔ آپ نے حضور کو چند سوالات بھی بھجوائے یہ سوالات حضور ہی کے ارشاد پر بھجوائے گئے تھے۔ ان کا جواب حضور نے ازالہ اوہام میں دیا۔

(رفقائے احمد جلد دہم ص 83)

آپ نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ لودھیانہ کے ایک "چوڑے بازار سے ایک شخص پکار کر کہہ رہا ہے کہ جلد آؤ! توقف کیوں ہے" اس خواب سے آپ کا دل نور یقین سے بھر گیا اور غالباً 1890ء یا 1891ء میں آپ لودھیانہ پہنچے۔ آپ کے ساتھ دو اور احباب بھی تھے۔ اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر بیس سال کی تھی۔

آپ کے ساتھ جو دو احباب تھے محبوب اور روشن دین دونوں کی بیعت لینے میں حضرت مسیح موعود نے تامل فرمایا اور آپ کی بیعت اسی روز قبول فرمائی بعد میں محبوب صاحب تو جلد ہی فوت ہو گئے مگر روشن دین صاحب بار بار لغزش کھاتے رہے۔ حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب کو خدا تعالیٰ نے ہر مشکل میں اپنی امان میں رکھا اور پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آئی۔ یہ بھی حضور کی فراست روحانی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

(رفقائے احمد جلد دہم ص 84)

زیارت حضرت مسیح موعود

حضرت منشی صاحب بکثرت حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ قادیان کے علاوہ جالندھر، لودھیانہ، امرتسر اور تمام مقدمات کی پیشیوں کے مواقع پر بھی حاضر ہوتے رہے غرضیکہ جب موقع ملتا آتے۔ قادیان اور حضور کی خدمت اقدس میں آنے کے لئے کوئی خاص وجہ محرک نہ ہوتی بلکہ کسی بھی وقت کسی بھی جگہ جب حضور کی یاد نے جوش مارا دارالامان کی طرف روانگی ہو گئی۔ اور جب اجازت ہوئی واپس آتے۔

حال عشق حضرت منشی صاحب کے الفاظ میں

حضرت منشی صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

"جب بھی میں قادیان جاتا تو اولین تڑپ میری یہ ہوتی کہ حضرت اقدس کی زیارت مجھے میسر آجائے تا طبیعت کا اضطراب دور ہو جائے۔ جب بھی حضور کو اطلاع ہوئی یا کچھ تحائف پھل اور پان وغیرہ اندرون خانہ بھجوانے کی وجہ سے حضور کو میرے آنے کا علم ہوا تو حضور مجھے اندر بلوا لیتے تھے۔ متعدد مرتبہ ایسا ہوا اور پھر میں حضور کی صحبت سے فیض یاب ہوتا۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ صرف حضور اور میں دونوں سیر کے لئے گئے ہیں۔

اسی طرح حضور کے محبت کے سلوک کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ آمد کی اطلاع ہونے پر حضور کبھی ذرا توقف سے موسم کے مطابق شربت یا چائے اٹھائے ہوئے شگفتہ چہرہ ہشاش بشاش باہر تشریف لے آتے اور کبھی مصروفیت کی وجہ سے آنے سے پہلے کسی کے ہاتھ بھجوا دیتے۔

فضائل حضرت منشی صاحب

آپ کو حضرت اقدس سے والہانہ عشق تھا۔ تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد ملنے کو بے چین ہو جاتے اور حضور کے ادنیٰ سے ارشاد کی تعمیل اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اولین جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی سعادت حاصل کی جو کہ 1891ء میں ہوا۔ اور اسی طرح بعد میں حضرت اقدس کی زندگی میں ہونے والے ہر اجتماع میں۔ اسی طرح مقدمات میں پیارے آقا کے ساتھ رہتے تھے خطبہ الہامیہ کے ایمان افروز واقعہ کے متعلق اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح دوسرے چند الہامات کے نزول کے دوران حضور انور کے پاس موجود رہ کر نزول الہام کا نظارہ کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کی حضور سے قربت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ حضور کی کتب مثلاً ازالۂ اوہام' آریہ دھرم' آئینہ کمالات اسلام' نزول المسیح میں آپ کا ذکر ہے اسی طرح حضور سے غیر معمولی قربت کے تعلق کا ثبوت آپ کی اور حضور کی خط وکتابت ہے جس کا ذکر جماعت نے محفوظ رکھا ہے۔ آپ کی انگنت خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کا خاندان ہی جماعت کپورتھلہ کی بنیاد کا باعث بنا۔

انتقال پرملال

حضرت منشی صاحب کو آخری ایام میں دنیاوی معاملات سے ایک گونہ انقباض محسوس ہوتا تھا اور یاد الٰہی میں غرق رہتے تھے۔ وفات والے دن صفائی کا خاص اہتمام کروایا۔ شام کے وقت طبیعت میں گھبراہٹ محسوس ہوئی اس وقت بھی زبان پر ذکر حبیب تھا آخر کچھ وقت کے بعد یہ وارث فردوس بریں اپنے مالک سے جاملا۔ یہ یکم دسمبر 1930ء کی شام تھی۔

(رفقائے احمد جلد دہم ص 304)

سے نوازا۔

مورخہ 2000-4-23 کو بعد نماز عصر یہ وفد ربوہ کی ایمان افروز یادیں لئے ہوئے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قیادت وقف جدید اور انصار

○ زعماء کرام' مجالس انصار اللہ اپنی عاملہ میں نائب زعیم وقف جدید کا تقرر ضرور کریں جو تمام انصار کو وقف جدید کے مالی نظام میں شامل کرنے کے علاوہ احمدی بچوں اور خواتین کو بھی کثرت سے مالی قربانی کرنے والوں کی فہرست میں شامل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یاد رہے کہ مسابقت الی الخیر کی اس دوڑ میں نہ صرف ہر ناصر اپنی حیثیت اور مالی وسعت کے مطابق شامل ہو بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کرے۔

اللہ تعالیٰ سب احباب کی مالی قربانیوں کو قبول کرے اور اجر کریم سے نوازے۔ آمین

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ امیدوار کی درخواست اور نتیجہ امتحان میٹرک کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چھٹی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔ درخواست میں نام' ولدیت' تاریخ پیدائش۔ عمر۔ تعلیم۔ امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور مکمل پتہ درج کریں۔ درخواست مقامی امیر/ صدر صاحب کی وساطت سے ارسال کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کیجیئے

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات کڑے اور چوڑیوں کا با اعتماد مرکز
صرافہ بازار رنگ محل لاہور فون 766 2011
رہائش ٹاؤن شپ لاہور فون 512 1982

FOR STANDARDIZED AND QUALITY PRINTING
KHAN NAME PLATES
NAME PLATES, STICKERS, MONOGRAMS, SHIELDS
& all type of required SCREEN PRINTING
Township Lhr. Ph: 5150862, Fax: 5123862
email: knp_pk@yahoo.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

6 فٹ سالڈ ڈش MTA کیلئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں۔
نواز الیکٹرونکس
فیصل مارکیٹ - 3 ہال روڈ لاہور 54000
پروپرائٹر - شوکت ریاض قریشی فون 042-7351722

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
جدید مشینری سے آراستہ - وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو' انگلش' عربی' فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب' 4 کلر بروشرز' لیٹر پیڈ' وزیٹنگ کارڈز' بل بکس' انوائس فارم' میمورنڈم' شادی کارڈز' کیلنڈرز' ڈائریاں' آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم سلیم احمد طاہر اعوان صاحب سابق زعیم خدام الاحمدیہ 19/18 دارالیمن وسطی ربوہ حلقہ "حمد" کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2000-5-25 بروز جمعرات پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے "ریحال احمد فوزان" نام عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔

نومولود مکرم ملک عطاء اللہ صاحب بشیر مرحوم ابن مکرم میاں سلطان بخش صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ کلر کہار ضلع چکوال کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر محمد سلیم صاحب آف قیادت الطاف پارک لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر اور نیک خادم دین بننے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ ضلع خوشاب ولد محمد جمیل صاحب ساکن گوجرہ کا نکاح مکرم قیصر محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ نے ہمراہ مکرمہ صادقہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالغفور صاحب بھوڑو چک نمبر 18 ضلع شیخوپورہ بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر مورخہ 2000ء-5-14 کو پڑھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان

○ ربوہ کے رہنے والے تمام احمدی طلباء و طالبات جو میٹرک یا انٹرمیڈیٹ کے بعد ربوہ ہی میں کسی ٹیکنیکل یا پیشہ ورانہ ادارہ میں داخلہ لینا چاہتے ہوں وہ داخلہ لینے سے قبل نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے مشورہ کر لیا کریں تاکہ ان کی صحیح رنگ میں رہنمائی کی جاسکے۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

○ مکرم شریف احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ کے سسر مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب سابق معلم وقف جدید کئی دنوں سے بیمار ہیں اور صاحب فراش ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم بشیر احمد ناصر صاحب 6/38 فیکٹری ایریا ربوہ کی بیٹی عزیزہ عاصمہ کلیم صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم احمد سلہری صاحب کا 20۔جون 2000ء کو کینیڈا میں گردے میں پتھری کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ حفیظہ نسرین صاحبہ بنت مکرم ماسٹر عبدالسلام صاحب دارالفتوح ربوہ کئی ماہ سے سر میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

رپورٹ زیارت مرکز وفد واقفین نو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

○ مورخہ 2000ء-4-22 کو 160 افراد پر مشتمل ایک وفد جس میں 40 واقفین نو 3 دیگر بچے 4 مائیں اور 13 والد صاحبان مکرم ظفر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ ضلع جھنگ۔ مکرم رفیع احمد خاور صاحب مربی سلسلہ کوٹ بہادر اور مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو ضلع جھنگ طارق جاوید شامل تھے زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔

وفد کی محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید سے ملاقات کروائی گئی جنہوں نے اپنی قیمتی نصائح سے نوازا اور واقفین نو بچوں کے ساتھ گروپ فوٹو بنوایا۔ اسی طرح واقفین نو بچوں اور ان کی ماؤں کی صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان اور سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان سے ملاقات کروائی گئی جنہوں نے انہیں قیمتی نصائح

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 12 جون۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 13۔جون۔ غروب آفتاب 7-17
منگل 14۔جون۔ طلوع فجر 3-20
منگل 14۔جون۔ طلوع آفتاب 4-59

روایتی اسلحے میں پہل نہیں کریں گے۔ مشرف

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان بنیادی مسئلہ کشمیر کا ہے۔ ایران نیوز میں شائع ہونے والے انٹرویو میں انہوں نے کہا بھارت اس مسئلے پر مذاکرات کیلئے کئی شرطیں رکھتا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ اعتماد ختم ہو چکا ہے اس لئے مذاکرات سے پہلے شرائط پوری ہونی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ خیرسگالی کا عمل دونوں طرف سے ہونا چاہئے۔ بھارت اس سلسلے میں مخلص نہیں ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان مزید ایٹمی تجربے کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ پاکستان تو علاقے میں روایتی ہتھیاروں کے استعمال میں پہل نہ کرنے کے لئے بھی تیار ہے۔

بجلی، گیس اور فون کے بل نہیں بڑھیں گے

وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ ٹیکس سروے کا مقصد یہ نہیں کہ ہر شہری ٹیکس چوری کر رہا ہے اور نہ ہی یہ مہم کسی ایک طبقے کے خلاف ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں ٹیکس نیٹ بہت کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں تفصیلات دوں گا۔ پانی کا مسئلہ سنگین ہے۔ صحیح پلاننگ نہ ہوئی تو مستقبل میں گہرے منفی اثرات مرتب ہونگے غربت ختم کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ ماضی کی طرح بجلی گیس اور فون کے بل بڑھا کر آمدنی میں اضافہ نہیں کریں گے۔ اس سال ایک بلین ٹن گندم برآمد کریں گے۔ اور سود کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد جاری ہے۔

پاکستان کو سیکولر مملکت بنناہوگا وزیر داخلہ معین الدین

حیدر نے کہا ہے کہ پاکستان کو پروگریسو جدید بردبار اور سیکولر مملکت بنناہوگا یہ امریکی ایجنڈا نہیں بلکہ ہماری اپنی پالیسی ہے۔ حکومت فیصلہ کر چکی ہے کہ ان ہزاروں مدارس کو کنٹرول کیا جائے گا جن میں سے بعض مغرب کے خلاف نفرت پھیلا رہے ہیں۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا پاکستان میں حکومت نے عسکریت پسندوں کا نیٹ ورک ختم کرنے کے لئے مہم شروع کر دی ہے کیونکہ ان کے باعث پاکستان میں فرقہ واریت پھیل رہی ہے۔ اور لوگوں کے ذہن زہر آلود کئے جا رہے ہیں۔

وزیر داخلہ نے نظریہ پاکستان پر حملہ کیا

پاکستان کو سیکولر ملک بنانے سے متعلق وزیر داخلہ معین الدین حیدر کے بیان پر سیاسی اور مذہبی رہنماؤں نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے نظریہ پاکستان پر حملہ قرار دیا ہے۔ جماعت اسلامی کے امیر نے کہا ہے کہ وزیر داخلہ کا پاکستان کو سیکولر بنانے کا بیان ملکی آئین اور اسلامی نظریے کے خلاف بغاوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے اور بھارت کے نظریات ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ جمعیت علماء اسلام (س) پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا سیف الرحمان درخواستی نے ملک کو سیکولر ریاست بنانے کے بیان پر شدید ردعمل کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ اب حکومت کا اصل ایجنڈا سامنے آگیا ہے۔ کامل علی آغا نے کہا کہ یہ بیان انتہائی افسوسناک ہے اور پاکستان کی نظریاتی بنیاد پر حملہ ہے اور امریکی ایجنڈا تھیلے سے باہر آرہا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پیج
البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون نمبر 04524-510
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

زرعی رقبہ برائے فروخت
108 ایکٹر ٹیوب ویل۔ نہری پانی بر لب پختہ سڑک
برائے رابطہ 04524 - 212876, 211248

جاوید پینٹ اینڈ سینٹری سٹور
383-2-B-II نزد بر کت چوک ابوبکر روڈ
ٹاؤن شپ لاہور۔ فون پی پی 5112072

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837
رہائش 212175

جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز
عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
9 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 448406-5418406

جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر
بٹ چوک کالج روڈ لاہور۔ فون 042-5151130
پروپرائٹر۔ ظہیر احمد باجوہ

DASCO
داؤد آٹو سپلائی کمپنی
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون 7725205 فون رہائش 7285439
سرپرست اعلیٰ: شیخ محمد الیاس

مربہ جات ' جام ' اچار
مختلف اقسام اور اعلیٰ کوالٹی میں تھوک و پرچون دستیاب ہیں۔ رابطہ بٹ کلاتھ ہاؤس
یادگار روڈ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہومیو ڈاکٹر منیر احمد عباسی
کیوریٹو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک
نزد پوسٹ آفس سکندر پورہ بازار پشاور شہر۔
ہومیو پیتھک کتب اور 117۔ ادویات دستیاب ہیں

خوشخبری
اچار کے موسم میں خالص سرسوں کے تیل پر خصوصی رعایت۔
اب صرف 45 روپے فی لیٹر۔ اپنے قیمتی اچار کی تروتازگی کیلئے ہمارا خالص سرسوں کا تیل اور اچار مصالحہ خریدنے کے لئے ہمارے سیل پوائنٹ پر تشریف لائیں۔
محمد ابراہیم اینڈ سنز
1/16 دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

یرقان ' نکسیر ' لو لگنا
گرمی، لو لگنے، ہیٹ سٹروک سے بچاؤ اور بد اثرات کیلئے SUMMER TONIC (100 Tabs) Rs.20/-
نکسیر، ناک سے خون پھوٹنا گرمی یا معمولی چوٹ سے خون آنے لگے EPISTAXIS CURE (4 Caps) Rs.25/-
یرقان۔ جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی کیلئے JAUNDICE CAPS (10 Caps) Rs.20/-
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

جلسہ پر جانے والے متوجہ ہوں
جلسہ سالانہ برطانیہ پر جانے والے احباب کے حسب سابق ارزاں ٹکٹ اور تمام سفری انتظامات کیلئے ہماری خدمات ہمہ وقت حاضر ہیں۔ جہاز پر نشست کی کنفرمڈ بکنگ اور گروپ کی صورت میں کرائے میں خصوصی سہولت کیلئے جلد رجوع کریں
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون 270987 فیکس 277738

CPL 61

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز ربوہ میں داخلے جاری ہیں
مورخہ 20 جون 2000ء سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں اندرون اور بیرون ملک کام آنے والے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلے کی آخری تاریخ 18 جون 2000ء ہے۔ طالبات کے لئے علیحدہ لیب اور کلاسز (صبح و شام)
مزید معلومات بذریعہ فون 212034 یا کالج واقع 23۔ شکور پارک ربوہ آکر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
ظفر بک ڈپو
شاہین مارکیٹ
بالمقابل جامعہ احمدیہ
ربوہ
ESTD. 1942
ZAFAR BOOK DEPOT.
77- Urdu Bazar Sargodha. Ph. 716088